حفظ الایمان کی عبارت پررضاخانیوں کے اعتراض کامدلّل جواب

×دیوبنداسلام کیلۓکٹ توسکتاہےلیکن جھک نہیں سکتاہے×

مَنَاظِرِاِسلَام قَاطِع بِدعَات

حضرت مفتی رفیق احمدقاضی دامت برکاتہم العالیہ



!!!! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،!!!!
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ اور حفظ الایمان کی صداقت،اور متعصبین کی طرف سے لگے جھوٹے الزام کا مدلل و مفصل،مسکت جواب.............
مفتی رفیق احمد قاضی.........
سب سے پہلے مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ کی عبارت ذکر کرکے اسکا مطلب اور وضاحت سمجھتے ہیں پھر دشمنان دیوبند کے بہتان و الزام و خیانت کو بھی سمجھتے ہیں۔۔
تھانوی رح کی عبارت ....
تھانوی صاحب سے تین سوالات پوچھے گئے تھے جو کہ حفظ الایمان میں مذکور ہیں۔۔
پہلا سوال۔۔۔۔زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں تعبدی اور تعظیمی۔تعبی الل تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں لھذا تعظمیا قبور کا سجدہ جائز ہے؟؟؟؟؟
دوسرا سوال۔۔۔۔اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے؟؟؟
تیسرا سوال۔۔۔۔اور زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں
1بالذات اس معنی کر عالم۔الغیب خدا تعالیٰ کے سِوا کوئی نہیں ہوسکتا۔۔2بواسطہ اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے،،،زید کا یہ عقیدہ و عمل کیسا ہے؟بینواتوجروا.....
دیکھئے حفظ الایمان ص2۔مولانا اشرف علی تھانوی رح۔۔

یعنی حضرت تھانوی رح سے1319 میں تین سوالات کئے گئے تھے اور فرضی نام زید کے طور پر سوال میں استعمال ہوا کما فی کتب الفقہ......

تینوں کے جوابات تھانوی صاحب نے نفی میں دیئے...پہلے دو میں ہماری غرض نہیں تیسرے سوال کا جواب(جو ہماری غرض ہے) جو تھانوی رح نے دیا اسکو ذکر کرتے ہیں....

تیسرا سوال یہ کیا گیا کہ جو علوم آپ صہ کو بالواسطہ بتلائے گئے انکی بنا پر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم غیب کہ سکتے ہیں یا نہیں،،

اس تیسرے سوال میں سائل کو تھانوی رح سے یہ معلوم کرنا تھا آپ صہ بالواسطہ دیئے گئے علوم کی بنا پر عالم الغیب کہ سکتے ہیں یا نہیں.....نہ.آپ.صہ کے علم کے متعلق بحث تھی کہ کتنا ہے کتنا نہین ہے.......

فیصلہ کرتے جائیں مذکورہ بالا تیسرے سوال کو غور سے پڑہیں کہ سوال عالم.الغیب کے متعلق ہے نہ کہ علم غیب کے متعلق کہ کتنا ہے یا کتنا نہیں ہے اور مخالفین نے ضدیت کی بنا پر اسکو الٹا کرکے پیش کیا.....

بہر کیف جب سوال آپ صہ کے عالم الغیب کے متعلق تھا تو اب تھانوی صاحب رح کا جواب پڑہتے ہیں کہ حضرت تھانوی رح نے کیا جواب دیا تو حفظ الایمان کی اگلی عبارت سنیں....

آگے تھانوی رح فرماتے ہیں کہ "جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق قرینہ محتاج ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر غیب کا اطلاق موہم شرک کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا اسلئے آپ صہ پر علم غیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا""" حفظ الایمان ص14۔

یعنی جو علم واسطے سے حاصل ہو تو اس علم پر غیب کے اطلاق کے لئے قرینہ کا ہونا ضروری ہے جب قرینہ ضروری ہے تو بغیر قرینہ کے مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک کی وجہ ممنوع ہے جب ایسا ہے تو آپ صہ بھی مخلوق ہیں اسلئے آپ صہ پر بھی بغیر قرینہ کے علم غیب کا اطلاق ممنوع ہے.بالفاظ دیگر جو علم غیب بغیر واسطے اور قرینہ کے ہو وہ ذاتی ہے اور وہ خاصہ باری تعالیٰ ہے یعنی عالم الغیب صرف اللہ ہے آپ صہ بھی نہیں ہیں۔۔۔

جیسے مالکی مسلک کے مشہور مفسر علامہ احمد الصاوی رح لکھتے ہیں کہ اگر کو یہ کھے کہ آپ صہ یا کوئی اور اس طرح غیب کی باتوں پر احاطہ کئے ہوئے ہیں جس طرح اللہ تو اسنے کفر کیا دیکھئے الصاوی علی الجلالین ج 2 ص17۔۔اسی طرح احمد رضا بھی الامین والعلی اور خالص الاعتقاد میں بھی لکھتے ہیں۔۔۔

اس سے معلوم ہوا کہ بواسطہ علم غیب کی مقدار جتنی بھی جس مخلوق کے پاس ہے اللہ کے سوا عالم الغیب نہ ہونے میں سب برابر ہیں چاہے مخلوق کے ہرہر فرد کی شان جتنی ہو کمالات جتنے ہوں لیکن عالم الغیب نہ ہونے میں سب برابر ہیں۔۔۔

انبیاء و مرسلین جو اللہ نے بہت سی غیب کی خبریں بتا کر غیوب

سے نوازا ہے اور چھوٹے درجے کی مخلوق کو بھی اللہ نے کچھ نہ کچھ غیب کی ضرور اطلاع دی رکھی ہے کم ازکم ہر جانور یہ تو جانتا ہے کہ اس کا خالق کون ہے لیکن اللہ سے سامنے ہر مخلوق اعلیٰ و ادنی کا علم چاہے مقدار جتنے بھی ہو پر اللہ کے سامنے بعض مطلق غیب ہے باقی بعض علم غیب کتنا اللہ نے دیا ہے تو وہ ہر مخلوق کے اپنے درجے کے حساب سے ہے باقی بعض کا لفظ ہر ایک کے علوم کے لئے یکجا ہے یعنی مقدار میں مخلوق برابر نہیں اللہ کسی کو بہت سے علوم غیبیہ سے نوازا ہے جیسے انبیاء اور کسی کو بہت کم جیسے دوسری مخلوق حیوانات وغیرہ لیکن اطلاق بعض علم غیب یعنی اللہ کے سامنے ہر اعلیٰ و ادنی مخلوق کا علم مطلق بعض ہے... میں سب برابر ہیں...
چنانچہ احمد رضا لکھتے ہیں کہ اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روانہ ملتے ہیں دیکھئے الصمصام علی مشکک فی آیات علوم ارحام ص12 احمد رضا...
دیکھو احمد رضا نے بھی اللہ کے سامنےمطلق بعض علم میں سب حیوانات گدھے بیل وغیرہ کو شریک وبرابر کردیا ہے مقدار میں برابر نہیں کہا...
انصاف تو یہ تھا کہ ہم بھی کہ سکتے تھے کہ احمد رضا نے تمام حیوانات کے علوم کو انبیاء کے علم کے برابر کردیا جیسے اس نے تھانوی رح پر الزام لگایا لیکن ہم انصاف پرست ہیں کہتے ہیں کہ

نہیں احمد رضا نے مقدار میں برابری نہیں کی بلکہ مطلق بعض علوم غیبیہ (یعنی اسے بعض ہی کہا جائے) میں کی ہے...یعنی اللہ کے علم کے سامنے ہر مخلوق اعلیٰ و ادنی کاعلم مطلق بعض ہے اور اس بعضیت مین سب مخلوق برابر ہے ..

الغرض مطلق بعض میں تماممخلوق کے شریک و برابر ہونے سے اس بعض کی مقدار میں برابری لازم نہ ہوگی..

جب یہ آپ سمجھ گئے تو تھانوی کی عبارت روشن روشن کی طرح آپکے سامنے واضح ہوگی...

اب آئیے تھانوی رح جو تیسری سوال کا جواب دیا تھا جو بریلویوں کو سمجھ نہین آیا اور تعصب کی بنا پر کفر کا فتویٰ شروع کیا..وہ سمجھتے ہیں .

پہلے آپ کو وہ سوال یاد ہونا چاہئے ..سوال یہ تھا کہ آپ صہ کو جو علوم غیبیہ بواسطہ عطا کئے گئے تھے اسکی بنا پر آپ صہ کو عالم الغیب کہ سکتے ہیں یا نہیں...یعنی سوال عالم الغیب کے متعلق ہے نہ کہ علم غیب کے متعلق...

تو تھانوی رح نے جوابا ارشاد فرمایا کہ اگر بعض علوم غیبیہ پر مطلع ہونے کی وجہ سے آپ صہ کو عالم الغیب کہا جائے تو پھر ہر اس شخص کو جو بعض غیب کی کچھ نہ کچھ مقدار کو جانتا ہو اللہ نے اسے کچھ نہ کچھ علم غیب عطا کیا ہے تو اسکو بھی عالم الغیب کہنا لازم ہوگا چہ جائیکہ وہ مخلوق ادنی غیب جاننے والی

کیوں نہ ہو اور وہ ادنی مخلوق کیوں نہ ہو کیونکہ کہ کم از کم اللہ نے ان ادنی مخلوق کو یہ تو علم دیا ہے کہ انکو پتہ ہے کہ انکا خالق کون ہے۔۔ حالانکہ اللہ کے سوا کسی کو عالم الغیب کہنا ناجائز ہے۔
کیونکہ ہم نے اوپر بیان کیا کہ اللہ کے سامنے تمام ادنی واعلی مخلوق مطلق علوم غیبیہ میں برابر ہیں۔۔ یعنی جس طرح بعض کا لفظ انبیاء کے علوم کثیرہ کے لئے بولا جاسکتا ہے اسی طرح ادنے مخلوق کے حقیر علم کے لیے بھی بولا جاتا سکتا ہے۔۔تو بھر کیف تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر آپ صہ کو بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم غیب کہا جائے تو پھر ہر مخلوق اعلیٰ و ادنی کا عالم الغیب ہونا لازم آئے گا حالانکہ یہ سراسر ناجائز ہے۔۔
جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ کے سامنے ہر اعلیٰ و ادنی مخلوق کا علم مطلق بعض ہےاور اس میں ہر مخلوق برابر ہے گو ہر ایک مخلوق کے فرد کا بعض اپنے اپنے درجے کا ہو۔۔جب مطلق بعض علم میں سب برابر ہیں تو کسی کے لئے بھی عالم الغیب کا اطلاق ناجائز ہوگا ۔۔جب سب کے لئے (چاہے نبی ہو یا ادنی سی ادنی مخلوق)عالم الغیب کا اطلاق جائز نہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص کیوں ہوگی۔ تخصیص تو نہ رہے گے کہ صرف اس(زید جو اوپر سائل تھا) کے کہنے سے آپ صہ ہی عالم الغیب ہو اگر بقول زید(جو سوال میں زید نے پوچھا تھا کہ علوم بالواسطہ کی بنا پر آپ صہ کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے)آپ صہ کو عالم الغیب کہا جائے تو پھر دوسری مخلوقات زید عمر بکر سبی

مجنوں وغیرہ جو بھی عالم الغیب کہنا پڑے گا کیونکہ اللہ کے سامنے بعض علوم غیبیہ میں ساری مخلوقات برابر ہیں جب برابر ہیں تو آپ صہ کو خاص کرکے سوال کرنے کی کیا وجہ کہ جس بعض علم غیب کی بنا پر تو آپ صہ کو عالم الغیب کہنا چاہتا ہے ایسا علم تو اللہ نے زید عمر بکر صبی وغیرہ کو بھی دیا ہے تو پھر کہو ان سب کو عالم الغیب ...صرف آپ صہ کو کیوں...

الحاصل اس تھانوی رح کی عبارت میں ایسا علم سے مراد مطلق بعض علم غیب ہے یعنی وہ مطلق بعض علم غیب جس میں اللہ کے سامنے سب مخلوق برابر ہے...

نہ کہ اس عبارت میں اس بعض علم کی مقدار پر بحث تھی...اور نہ آپ صہ کا اطلاعات غیبیہ مراد تھی ایسا علم غیب سے...نہ برابری کیات تھی بلکہ مرحوم کی مراد مطلق بعض علم غیب تھی اسکے شواہد بھی ہیں..کہ مرحوم پہلے کل غیب کی وضاحت کی پھر بعض کی بنا پر اطلاق عالم الغیب کی ہے اور آپ رح نے فرمایا ایسا علم غیب.. تو ظاہر ہے اس سے مراد مطلق بعض علم غیب ہی ہے نہ کہ آپ صہ کے علم کی مقدار...

اور آخر میں یہ بھی فرمایا کہ زید عمرو صبی مجنوں اور حیوانات کے علم سے محض چند جزئیات مراد ہیں جنہیں مطلق بعض کہا جاسکے....اس سے بھی معلوم ہوا کہ مرحوم کی مراد آپ صہ کے علم کی مقدار نہ تھی بلکہ مطلق بعض علم غیب تھی...

اب میں تھانوی صاحب رح کی وہ عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس پر بریلویوں نے تعصب کی بنا پر کفر کاشور مچایا۔ اور فیصلہ آپ خود کریں...اور اسکے بعد احمد رضا کی پیشکردہ عبارت بھی دکھاؤں گا جو حسام الحرمین میں دی ہے...

تھانوی کی عبارت....

پھر یہ کہ آپ صہ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہیں یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔دیکھئے حفظ الایمان ص15......

اب آئیے احمد رضا کی حسام الحرمین میں پیش کردہ عبارت دیکھیں ارو فیصلہ خود کریں...

احمد رضا کی پیش کردہ عبارت..

ترجمہ احمد رضا کی زبانی..

اس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی چار ورق کی بھی نہین اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپائے کو حاصل ہے..دیکھئے حسام الحرمین ص108۔
دیکھو خان صاحب کی خیانت کہ صرف ...حاصل ہے تک عبارت ذکر کی اور آگے جو تھانوی نے دلیل دی ہے اسکو چھپایا.....
جی مسلمانوں اہل سنت والجماعت کے افرادو...احمد رضا نے غلط مقصد نکال کے تعصب و عناد کی بناء پر تھانوی کو کافر کہا کیونکہ جب تھانوی رح کو اس بات کا علم ہوا کہ مجھ پر جھوٹ باندھا گیا ہے تو تھانوی رح نے اسکا جواب بھی لکھ دیا جو کہ حفظ الایمان کے کے ساتھ بسط البنان کے نام سے لکھا ہوا ہے۔ خود تھانوی رح اپنا مدلل جواب اور وضاحت لکھا ہے کہ میری مراد وہ نہیں جو مخالف کہ رہا ہے..دیکھئے بسط البنان ص11....
احمد کو خدا کا خوف ہوتا تو بنا سمجھے کفر کا فتوئ لگایا اور پھر تھانوی رح کے بسط البنان میں جواب دینے کے بعد تقریباً 11 سال احمد رضا زندہ رہا لیکن اپنے اس جھوٹی فتوئ سے توبہ کرکے رجوع بھی نہ کیا ...لھذا یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے.....
معزز قارئین کرام میں نے حقیقت آپ کے سامنے رکھی ہے باقی ہدایت اللہ کے قبضے میں ہے...
پھر بھی بریلویوں کو کھلا چیلینج ہے آئیں تھانوی رح کا کفر ثابت کریں...
بقلم..بندہ مفتی رفیق احمد قاضی